بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۴۷

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۲۹۰	۲۳ فتح ۱۳۴۶ ہش ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ ۲۳ دسمبر ۱۹۶۷ء	جلد ۵۶/۲۱

اخبار احمدیہ

۰- ربوہ ۲۲ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

۰- ربوہ ۲۲ دسمبر۔ محترم حکیم محمد عبدالعزیز صاحب جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل ہے گزشتہ تین ماہ سے بیمار ہیں۔ آپ کو دائیں ٹانگ میں درد کی تکلیف ہے۔ احباب رمضان کے بابرکت ایام میں آپ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

خطبہ جمعہ

قسم ہا قسم کے ابتلاؤں اور امتحانوں میں کامیاب ہوئے بغیر انسان رضائے الٰہی کی جنتوں میں داخل نہیں ہو سکتا

رمضان کا مہینہ بھی ظاہری حالات میں سختی کا مہینہ ہے لیکن اس کے بدلہ میں خدا تعالیٰ ہم پر جنّت کے دروازے کھول دیتا ہے

ان راہوں کو اختیار کرو جن پر چل کر عشقِ الٰہی اور دعاؤں کے نتیجہ میں ایمان کو نئی زندگی اور نئی مضبوطی حاصل ہوتی ہے

اگر تم اس طرح خدا کے فضل کو جذب کرنے میں کامیاب ہو گئے تو تم یقیناً اس کی رضا کی جنتوں میں داخل ہو جاؤ گے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۵ دسمبر ۱۹۶۷ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:

اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تَدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ وَلَمَّا یَاۡتِکُمۡ مَّثَلُ الَّذِیۡنَ خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِکُمۡ ؕ مَسَّتۡهُمُ الۡبَاۡسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلۡزِلُوۡا حَتّٰی یَقُوۡلَ الرَّسُوۡلُ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ مَتٰی نَصۡرُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصۡرَ اللّٰهِ قَرِیۡبٌ ۝

(البقرہ آیت ۲۱۵)

اس کے بعد فرمایا:-

اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ مضمون بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں کو تم اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے جب تک

ایک مضبوط اور زندہ ایمان

تم قائم نہ ہو جاؤ۔ ایسا ایمان جو اس وقت پیدا ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی معجزانہ نصرتوں کو اس کا عاجز بندہ مشاہدہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی معجزانہ نصرت اس وقت اور صرف ان لوگوں کو ملا کرتی ہے جو اپنے رب کے ساتھ ایک زندہ تعلق پیدا کر لیتے ہیں اور اس کی محبت میں اور اس کے عشق میں اپنے رات دن گزارتے ہیں۔ اس محبت کو پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو راستہ بتایا ہے وہ عاجزانہ دعاؤں اور التجاؤں کا راستہ ہے۔ ان عاجزانہ التجاؤں کے ساتھ ایک بندہ اپنی محبت کا اظہار کرتا اور اپنے رب کی محبت کو جذب کرتا ہے اور دعا کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ انسان یہ سمجھتا ہے کہ اس پر ایک موت وارد ہو رہی ہے۔ پس وہ موت کی سی کیفیت پیدا کر کے اپنے رب کے حضور جھکتا ہے۔ اپنا سب کچھ بھول جاتا ہے۔ اور صرف اسی کی یاد اس کے دل اور اس کے دماغ کو معطر کر رہی ہوتی ہے۔

عاجزانہ دعاؤں کے وقت

موت کی سی کیفیت صرف اس وقت پیدا ہو سکتی ہے جب اس کے سامان پیدا کئے جائیں اور وہ سامان باساء اور ضراء اور زلزلہ ہیں۔

غرض اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ مضمون بیان کیا ہے کہ تمہیں تکالیف میں ڈالنا ہمارا مقصد نہیں بلکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ مخالفوں کے ابتلاء

سعود احمد پرنٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

اور قضا و قدر کے ابتلاء اور احکام و اوامر کے امتحان بندہ کے لئے اسی لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے مقرر کئے گئے ہیں کہ تا اللہ کا ایک بندہ اپنے رب کی طرف جھکے اور بار بار جھکے اور ان عاشقانہ التجاؤں اور عاجزانہ دعاؤں کے نتیجہ میں اسے قربِ الٰہی حاصل ہو اور اس کے اندر حقیقی روحانیت پیدا ہو جائے۔ اور ایک زندہ تعلق اس کا اپنے رب کے ساتھ قائم ہو جانے جس کے نتیجہ میں مصائب و شدائد اور ضرورت کے وقت اللہ تعالےٰ اپنے فضل اور رحم سے

معجزانہ نصرت اور تائید کے نشانات

اسے دکھائے اور اس طرح پر اس کے ایمان کو زندہ اور مضبوط کرے

اس آیت کے معنی جو تفسیر کبیر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بیان کئے ہیں یہ ہیں کہ

"کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ باوجود اس کے کہ ابھی تم پر ان لوگوں کی سی تکلیف کی حالت) نہیں آئی جو تم سے پہلے گزرے ہیں، تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے انہیں تنگی (بھی) پہنچی اور تکلیف (بھی) اور انہیں خوف دلایا گیا تاکہ (اس وقت کا) رسول اور اس کے ساتھ (کے) ایمان والے کہہ اٹھیں کہ اللہ کی مدد کب آئے گی۔ یاد رکھو اللہ کی مدد یقیناً قریب ہے"

یعنی وہ کہہ اٹھیں کہ ہمارے پیارے رب ہم تیری مدد کے، تیری نصرت اور تائید کے اور محبت کے سلوک کے منتظر ہیں تو اس وقت اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے یہ شہادت دے گا۔ کہ ایسے لوگوں کے قریب ہی اس کی مدد ہے۔ یعنی انہیں اس کی مدد فوراً پہنچ جاتی ہے۔

باساء۔ ضراء اور زُلزِلُوا تین الفاظ یہاں اللہ تعالےٰ نے ان تکالیف اور مصائب کے متعلق استعمال کئے ہیں

باساء کے معنی

(مفردات) میں اَلشِّدَّةُ وَالْمَكْرُوْهُ یعنی مصائب اور شدائد کے آتے ہیں۔

پھر وہ چیز جسے انسان کا نفس پسند نہیں کرتا اور وہ چیز جو اس امر پر گراں ہوتی ہے اس کو بھی باساء کہتے ہیں اور تنگدستی کو بھی باساء کہتے ہیں۔

الضَّرَّآءُ کے معنے

سُوْءُ الْحَالِ یعنی بُرے حال کے ہیں۔ یہ لفظ عربی زبان میں اس وقت بھی بولا جاتا ہے جب کسی کو کہنا ہو کہ اس کا تو بُرا حال ہے نہ اس کے پاس علم ہے نہ فضل ہے اور نہ وہ اخلاق فاضلہ رکھتا ہے۔ پس دشمن ان کو ایسا سمجھتے اور ایسا مشہور کرتے ہیں۔ دوسری جگہ فرمایا وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ پھر انسان کی ظاہری حالت کو دیکھتے ہوئے بھی ضَرَّآء کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ جس کے معنی ہوتے ہیں کہ اس کے پاس مال کی کمی ہے۔ دنیوی عزت اور دنیوی وجاہت کی کمی ہے (مفردات) منجد میں الضَّرَّآء کے معنی اَلنَّقْصُ فِی الْاَنْفُسِ وَالْاَمْوَالِ یعنی جانی اور مالی نقصان کے بھی کئے گئے ہیں اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ جو شخص ضَرَّآء میں مبتلا ہو وہ بے کسی اور کس مپرسی کی حالت میں ہوتا ہے۔

وَزُلْزِلُوْا

زُلْزِلَ کا لفظ اگر زمین کے متعلق استعمال ہو تو اس کے معنی ہیں جھٹکے لگے اور بعض دفعہ زلزلہ میں زمین کو تہ و بالا بھی کر دیا جاتا ہے۔ جب انسان کے متعلق یہ لفظ استعمال ہو تو اس کے معنے ہوتے ہیں خَوَّفَ وَحَذَّرَ یا زُعْزِعَ

مِنَ الرُّعْبِ۔ یعنی بُرا خوف اس کے دل میں پیدا کیا گیا اور اس کو ڈرایا گیا۔

اس آیت میں یہ تین الفاظ صرف مخالفین کی مخالفت کی طرف اشارہ نہیں کر رہے بلکہ ہر سہ تکالیف کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ یعنی وہ تکلیف (باساء، ضراء اور زلزلہ) جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لانے والوں کے مخالف انہیں پہنچاتے ہیں اور دوسرے وہ تکلیف جو اللہ تعالےٰ اپنی قضا و قدر کے نتیجہ میں انہیں پہنچاتا ہے۔ تاکہ ان کا امتحان لے۔ تیسرے وہ تکالیف اور تنگیاں جو انسان خود اپنے نفس پر ڈالتا ہے۔

تینوں قسم کی تکالیف

ان تینوں لفظوں کے اندر پائی جاتی ہیں۔

مثلاً اللہ تعالےٰ نے (جب جہاد کی شرائط پوری ہوں) تلوار کے جہاد کا حکم دیا ہے۔ کہ تم اپنی جانوں کو خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور میدان مقابلہ اور میدان جنگ میں جا اترو۔ اور وہ ایسا موقعہ ہے کہ جب انسان خدا تعالےٰ کی خوشنودی کے حصول کے لئے نَقْصٌ فِی الْاَنْفُسِ یعنی جانوں کا نقصان کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور بہت سے ان میں خدا کی راہ میں شہید بھی ہو جاتے ہیں اور شہید ہوتے رہے ہیں۔ وہ خود بھی فائدہ اٹھاتے رہے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کے وارث ہوتے رہے ہیں۔ اور دنیا کے لئے بھی ان کا وجود ایک نعمت بنتا رہا ہے۔ تو یہ دنیوی لحاظ سے ایک تکلیف ہے جو انسان اپنے نفس پر ڈالتا ہے۔ جیسے انسان اپنے رب کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے اپنے نفس کو پہنچاتا ہے یا خلاً بھوکا رہتا ہے۔ بھوک تو انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ انسان کا جسم اپنے نفس کو یہ کہتا ہے کہ مجھے کھانے کو کچھ دو تا میری کمزوری دور ہو جائے۔ اور جو اجزاء جسم سے خارج ہو گئے ہیں یا مر گئے ہیں ان کی جگہ زندہ اجزاء لے لیں۔

غرض بھوک ایک ایسی تکلیف ہے

جو یہ بتا رہی ہوتی ہے۔ کہ ہمارے جسموں میں ایک کمزوری واقع ہو رہی ہے اور اس کی طرف ہمیں متوجہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اگر انسان اپنی اس کمزوری اور ضرورت کی طرف ایک لمبا عرصہ متوجہ نہ ہو تو اس کی موت واقع ہو جائے گی۔ لوگ دنیا کو ڈرانے کے لئے بھی تو بھوک ہڑتال کرتے ہیں۔ اور بعض دفعہ اپنی پچ کی وجہ سے اپنی جان بھی دیدیتے ہیں۔ اس میں ان کی جان اسی لئے ضائع ہوتی ہے کہ جسم کی ضرورت کو پورا نہیں کیا جاتا۔ جسم ان کو کہتا ہے۔ میری ضرورت کو پورا کرو۔ مگر وہ کہتے ہیں ہم بڑے ضدی آدمی ہیں۔ ہم تمہاری ضرورت کو پورا نہیں کریں گے۔ اس طرح وہ ہلاکت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یا ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں۔ لیکن ایک تکلیف بھوک کی وہ ہے جو انسان خدا کے لئے برداشت کرتا ہے اور اس کے بہت سے مواقع ہیں صرف رمضان ہی اس کا موقعہ نہیں۔ مثلاً

ایک دفعہ جہاد کے موقعہ پر

راشن کم ہو گیا تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر شخص کے پاس جو کھانے کی اشیاء تھیں۔ وہ ایک جگہ جمع کرلیں۔ اور پھر وہ تھوڑی تھوڑی کر کے فوج میں تقسیم کرنا شروع کیں تا ہر ایک کو حصہ رسدی کچھ نہ کچھ پہنچ جائے۔ کیونکہ آپ نے یہ پسند نہیں فرمایا کہ مسلمانوں کے معاشرہ میں دنیا یہ نظارہ دیکھے کہ ایسے ابتلاء کے وقت بعض لوگوں نے تو اپنے پیٹ بھر لئے اور بعض کو کچھ بھی نہ ملا اور وہ بھوکے مر گئے گویا ان مواقع پر راشن کو کم کر دیا گیا۔ یہ تو اللہ تعالےٰ کا فضل تھا کہ وہ انہیں اتنا بھی دیدیتا تھا اور پھر جو دیتا تھا اس میں اتنی برکت ڈال دیتا تھا اس تھوڑی سی غذا کی وجہ سے ان پر موت وارد نہیں ہوتی۔

یا انہیں کوئی مستقل جسمانی نقصان نہیں پہنچا۔ لیکن خدا کے لئے بھوک کی تکلیف انہوں نے برداشت کی۔

یہ تو اجتماعی رنگ تھا۔ بعض دفعہ انفرادی طور پر بھی انسان اپنے کھانے کا ایک حصہ دوسرے کو دیدیتا ہے۔ مثلاً ایسے وقت میں کوئی مہمان آجاتا ہے کہ اس کے لئے زائد کھانا پکانا مشکل ہوتا ہے یا ایسا کرنا تکلّف میں شامل ہوتا ہے تو گھر والے نصف کھانا کھا لیتے ہیں اور نصف اپنے مہمان کو دے دیتے ہیں پس یہ بھی بھوک کو برداشت کرنے کی ایک شکل ہے یا پھر رمضان ہے جو بھوکے رہنے کی قربانی کے اصول قائم کرنے کی بنیاد ہے۔ رمضان کے مہینہ میں

اللہ تعالےٰ ہم سے مطالبہ کرتا ہے

کہ پو پھٹنے سے لے کر سورج غروب ہونے تک بھوکے رہو۔ پیاسے رہو اور نفس کی بعض دوسری خواہشات کو بھی چھوڑ دو۔ پس رمضان میں انسان اس تکلیف کو برداشت کرتا ہے۔

بعض دفعہ انسان اپنی مرضی سے اپنے رب کی خوشنودی کے حصول کے لئے دوسری تکالیف بھی برداشت کرتا ہے۔ مثلاً وہ سردی کی تکلیف برداشت کرتا ہے وہ دیکھتا ہے کہ مجھ سے بڑی عمر کا ایک شخص ہے اس کے پاس کپڑے کافی نہیں ہیں اور شدت سردی کی وجہ سے اسے تکلیف ہو رہی ہے۔ وہ سوچتا ہے کہ اس بوڑھے کی تکلیف میری تکلیف سے زیادہ ہے۔ اگر میں اپنے کپڑے اس کو دیدوں تو جو تکلیف مجھے پہنچے گی وہ اس کی تکلیف سے کم ہوگی۔ چنانچہ اس کا دل جو اپنے رب کا عاشق ہوتا ہے یہ فیصلہ کرتا ہے کہ اللہ کے دو بندوں میں سے جس کو کم تکلیف پہنچے اس کو وہ تکلیف برداشت کر لینی چاہیئے اور جس کو زیادہ تکلیف پہنچ رہی ہو اس کی تکلیف دُور کر دینی چاہیئے۔ پس وہ اپنے کپڑے اپنے اس بھائی کو دیدیتا ہے اور خود سردی کی تکلیف برداشت کرتا ہے۔ اسی طرح اسلام کے سینکڑوں حکم ہیں اور ان میں سے ہر حکم ہم سے ایک قربانی چاہتا ہے تبھی تو اس کا بدلہ اور جزا ملتی ہے۔

پس جب ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہم سے قربانی چاہتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں اس کے نتیجہ میں تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے۔ وہ تکلیف جسمانی ہو جذباتی ہو یا کسی عادت کو چھوڑنے کی وجہ سے ہو وغیرہ وغیرہ۔

تکالیف کی بھی سینکڑوں قسمیں ہیں

اور احکامِ نواہی بھی سینکڑوں ہیں اور ہر حکم اور ہر نہی جو قرآنِ عظیم میں بیان ہوئی ہے جب ہم اس پر عمل کرتے ہیں تو ہم ایک قربانی دے رہے ہوتے ہیں۔ ہم ایک تکلیف اپنے نفس پر ڈال رہے ہوتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ خدا کے لئے اور اس کی رضا کے حصول کے لئے ہوتا ہے۔

غرض یہاں اللہ تعالےٰ نے ہر قسم کے مصائب اور شدائد اور تکالیف کا ذکر کیا ہے۔ پھر آگے ہر ایک کی تین تین قسمیں ہیں یعنی وہ باساء جو مخالف کی طرف سے آتی ہے یا قضاء وقدر کے نتیجہ میں آتی ہے یا وہ تنگدستی جس میں انسان اپنے آپ کو خود ڈال لیتا ہے اور اس طرح اپنے آپ کو غریب کر لیتا ہے۔ یعنی ایک تو وہ ہے جس کی فصل ماری گئی ہے اور غریب ہو گیا ہے اور ایک وہ تھا جو اپنے گھر کا سارا اثاثہ لے آیا۔ اور

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں

لا ڈالا۔ ابوبکرؓ بھی تو بظاہر فقیر ہو گئے تھے۔ تنگ دستی ان پر بھی آ گئی تھی لیکن وہ تنگ دستی رضا کارانہ تھی اور اللہ تعالےٰ کا حکم ماننے اور اس کی رضا کے حصول کے لئے تھی۔ پس ایک تنگ دستی وہ ہے جو مخالف کے فعل کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے جیسا کہ مثلاً مکہ سے ہجرت کرتے ہوئے مسلمانوں نے قریباً اپنے سارے اموال وہاں چھوڑ دئے۔ اس کے نتیجہ میں وہ تنگ دست ہو گئے اور وہ جو بہت مالدار تھے وہ بھی ہجرت کی وجہ سے غریب ہو گئے۔ ان کو اللہ تعالےٰ نے غیرت بھی عطا کی تھی۔ مدینہ میں آئے تو انہوں نے کہا ہم نے خدا کے لئے مال چھوڑا ہے پھر کسی آدمی کے آگے ہاتھ پھیلانے کا کیا مطلب۔ ان میں سے بعض نے کلہاڑا لیا جنگل کی طرف نکل گئے اور لکڑیاں کاٹ لائے اور اس طرح انہوں نے اپنا پیٹ پالنا شروع کیا۔ پھر اللہ تعالےٰ نے ان کے رزق میں بڑی برکت دی۔ بہرحال وہ رضا کارانہ طور پر اپنے تمام اموال خدا تعالےٰ کے لئے چھوڑنے کے لئے تیار تھے اور عملاً انہوں نے چھوڑ بھی دئے۔ یہ ایک تنگ دستی ہے جو دشمن کے عناد کے نتیجہ میں ان پر آئی اگر مکہ والے ان کے لئے ایسے حالات پیدا نہ کر دیتے تو ان کو اپنے اموال نہ چھوڑنے پڑتے۔ پھر قضاء وقدر کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ انسان کا امتحان لینا چاہتا ہے اور تنگ دستی پیدا کرتا ہے۔ وہ دیکھنا چاہتا ہے کہ احتیاج کے وقت تم اپنے رب کی طرف جھکتے ہو یا انسان کی طرف جھکتے ہو۔ ناجائز طریق سے مال حاصل کرنا چاہتے ہو یا مانگتے ہو جو ناپسندیدہ ہے یا اپنے رب پر توکل رکھتے ہو اور مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ تم یہ امید رکھتے ہو کہ وہ تمہارے رزق میں ان راہوں سے برکت پہنچائے گا کہ جن کا وہم وگمان بھی تم نہیں کر سکتے۔ تمہارے ذہن میں وہ بات آ ہی نہیں سکتی۔

غرض یہاں

ہر قسم کی تکالیف اور مصائب اور شدائد

کا بیان ہے۔ یعنی ان تکالیف مصائب اور شدائد کا بھی جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے انسان کے امتحان کے لئے نازل کی جاتی ہیں اور ان کا بھی جو مخالفوں کی مخالفت کے نتیجہ میں انسان پر آتی ہیں۔ اور ان کا بھی جو انسان اللہ تعالےٰ کا حکم بجالاتے ہوئے خود اپنے لئے پیدا کر لیتا ہے اور جن کی بعض مثالیں میں نے اس وقت دی ہیں۔

غرض اللہ تعالےٰ نے یہاں فرمایا کہ ہر قسم کے شدائد اور مصائب اور تنگ دستیوں میں اور باساء میں تمہیں مبتلا کیا جائے گا۔ اور پھر فرمایا کہ ہم تمہاری ظاہری حالت ایسی کر دیں گے کہ تمہیں غریب پا کر اور تمہیں دنیوی عزتوں سے ننگا پا کر دنیا تمہاری بے عزتی کے لئے تیار ہو جائے گی اور تمہیں ضرّاء میں مبتلا کر دیا جائے گا اور ہر قسم کی ضرّاء تمہیں پہنچیں گی یعنی تمہارا مخالف تمہیں مالی نقصان پہنچائے گا اور تمہاری بے عزتی کرے گا۔ اللہ تعالےٰ تمہاری آزمائش کے لئے ایسے سامان پیدا کر دے گا کہ تمہاری عزت میں فرق آجائے اور تم خود اپنے نفس کو پہچانتے ہوئے اسے عاجزی اور گمنامگی کے مقام پر لا کھڑا کر دو گے۔ تمہیں ضرّاء پہنچے گی یعنی تم خود یہ جاننے اور پہچاننے لگو گے کہ تمہاری کوئی عزت نہیں۔

ساری عزتیں خدا کی ہیں

جب تک اللہ تعالےٰ کی طرف سے تمہیں عزّت نہ ملے تم حقیقی معنی میں معزز کہلانے کے مستحق نہیں ہو۔ تو ہر قسم کے ابتلاء ضرّاء کے میدان میں بھی تمہیں دیکھنے پڑیں گے اور پھر خوف کی حالت طاری ہوگی۔ کبھی دشمنوں کی دشمنی کے نتیجہ میں جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں ایک جگہ فرمایا ہے۔

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا

یہ زلزلہ جس کا اس آیت میں ذکر ہے دشمنوں کا پیدا کردہ تھا۔ یعنی جنگ احزاب کے موقع پر عرب کے سارے قبایل اکٹھے ہو کر مدینہ پر حملہ آور ہوئے تھے اور مسلمانوں کی یہ حالت تھی کہ ظاہری سامانوں کو دیکھتے ہوئے ان کا بچ جانا اور ہلاکت سے محفوظ رہنا بظاہر ناممکن تھا۔ اور ان حالات کو دیکھتے ہوئے ان کی طبیعتوں میں طبعاً خوف کی حالت پیدا ہوئی۔ لیکن انکی روحانی تربیت کے نتیجہ میں اس خوف کی حالت میں وہ اپنے ربّ کی طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے دعائیں کرنی شروع کر دیں ان کو نظر آ رہا تھا کہ حالات ایسے ہیں کہ دنیا ہمیں بچا نہیں سکتی لیکن ہم اپنے رب کو پہچانتے ہیں اور اس یقین پر قائم ہیں کہ ہمارا اب صرف ہمارا رب ہی ہمیں بچا سکتا ہے اس لئے وہ اس کی طرف جھکے اور انہوں نے دعائیں کیں اور

اللہ تعالیٰ نے ان دعاؤں کو قبول کیا

اور اس قبولیت دعا کا اللہ تعالیٰ نے اس آیت سے کچھ پہلے بطور نعمت ذکر کیا یہ آیت هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا۔ سورہ احزاب کی بارہویں آیت ہے اور دسویں آیت اس طرح شروع ہوتی ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا

جب مومنوں نے دعائیں کیں تو اللہ تعالیٰ نے ان دعاؤں کو قبول کیا اور اس طرح پر ان کے لئے اپنی نعمت اور فضل کے سامان پیدا کر دیئے اور ان کو محفوظ کر لیا ایسے حالات میں جب دنیا کا کوئی سہارا ان مسلمانوں کے لئے باقی نہیں رہا تھا۔ وہ خوف زدہ کئے گئے تھے پھر انہوں نے اپنے رب کے حضور بڑی ہی عاجزی کے ساتھ جھک کر دعائیں کیں اور اس نعمت کو حاصل کیا۔ پس یہ خوف دشمنوں کا پیدا کردہ تھا۔ پھر بعض دفعہ

قضا و قدر کا خوف

ہوتا ہے۔ ایک شخص کا سب سے پیارا بچہ بیمار ہو جاتا ہے اور ڈاکٹر کہتے ہیں کہ یہ مر جائیگا۔ اس کے بچنے کی امید نہیں۔ یا ایک ماں ولادت کے وقت نو مہینے کی تکالیف برداشت کرنے کے بعد خوش ہو رہی ہوتی ہے کہ آج اللہ تعالیٰ مجھے میری تکالیف کا بدلہ دینے والا ہے اور ایک اچھے خوبصورت اور صحت مند بچے کی شکل میں دینے والا ہے۔ لیکن اس وقت کوئی پیچیدگی پیدا ہو جاتی ہے اور ڈاکٹر کہتا ہے کہ ہر دو کی جان خطرے میں ہے۔ اس لئے بچہ کو قربان کر کے ماں کی جان بچا لینی چاہیئے۔ اس وقت خود ماں بھی خدا کے حضور جھکتی ہے اور وہ جن کا تعلق اس کے ساتھ پیار اور محبت کا ہوتا ہے اور جن کے ساتھ اس کا اخوت کا تعلق ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسلام میں پیدا کی ہے وہ بھی خدا تعالیٰ کے حضور جھکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی دعا کو قبول کر لیتا ہے اور خوف کی حالت کو بدل دیتا ہے۔ ابھی چند ہفتے ہوئے۔ لاہور سے ایک دوست کا خط آیا کہ میری بیوی کے کیس میں بڑی سخت پیچیدگی پیدا ہو گئی ہے جس کی وجہ سے سخت تکلیف ہے اور ڈاکٹر امید نہیں دلا رہے۔ آپ دعا کریں۔ چنانچہ انہوں نے بھی دعائیں کیں اور میں نے بھی ان کے لئے دعا کی اور

اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا

کہ عین ولادت کے وقت اللہ تعالیٰ نے اس پیچیدگی کو دور کر دیا۔ چنانچہ اس دوست کی بیوی نے اسے بتایا کہ باوجود اس کے کہ پہلے اتنی سخت تکلیف تھی کہ ڈاکٹر نا امید تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے جو عین وقت پر نازل ہوا مجھے معمولی درد بھی محسوس نہیں ہوئی اور میں ہائے ہائے صرف اس لئے کر رہی تھی کہ کہیں مجھے ان حاملہ عورتوں کی نظر نہ لگ جائے جو میرے ارد گرد بچوں کی پیدائش کا انتظار کر رہی ہیں۔ تو دیکھو ایک وقت میں خوف اپنی انتہا کو پہنچا ہوا تھا اور یہ قضا و قدر کا خوف ہے کہ ماں نے نو مہینے تک تکلیف اٹھائی۔ باپ نے بھی تکلیف اٹھائی۔ گھر کے سارے افراد ہی کچھ نہ کچھ تکلیف ایسے حالات میں اٹھاتے ہی ہیں۔ لیکن جس وقت ولادت کا وقت آیا اور بچہ کی آمد آمد پر سب خوش تھے کہ اچانک قضاء الٰہی سے خوف کی حالت پیدا ہو گئی۔ پس اس قسم کے حالات میں اللہ تعالیٰ دعا کو قبول کرتا ہے اور اس خوف کو دُور کر دیتا ہے۔ اور اپنی

قدرت کاملہ پر محکم یقین

پیدا کرتا ہے۔ بعض دفعہ انسان خود خدا تعالیٰ کی خاطر رضاکارانہ طور پر خوف کے سے حالات پیدا کر لیتا ہے۔ ابھی میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مثال دی ہے۔ جب آپ نے اپنے گھر کا سارا اثاثہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا ڈالا۔ تو دنیوی لحاظ سے یقیناً آپ نے اپنے لئے خوف کے سے حالات پیدا کر لئے کہ میں نے اپنے مال کا دھیلہ دھیلہ خدا کی راہ میں قربان کر دیا ہے۔ ساتھ ہی آپ نے دعا کی کہ اے خدا تجھ پر ہی توکل رکھتے ہوئے اور تجھ پر کامل یقین رکھتے ہوئے میں نے ایسا کیا ہے۔ میرے حالات تیرے ہاتھ میں ہیں۔ تو انہیں درست کر دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس خوف کو دور کر دیا۔ پس بعض دفعہ انسان خوف ایسے حالات رضاکارانہ طور پر اپنے لئے پیدا کر لیتا ہے۔ یا مثلاً مسلمان جنگ میں جاتے تھے اور میدانِ جنگ بہرحال مقامِ خوف و خطر ہے۔ تو اس میں بھی ہر سہ تکالیف شامل ہیں یعنی دشمن کی پیدا کردہ تکالیف۔ قضاء و قدر کی پیدا کردہ تکالیف اور رضاکارانہ طور پر اپنے اوپر عائد کی جانے والی تکالیف۔

پس اس آیت میں جو میں نے شروع میں تلاوت کی ہے صرف دشمنوں کی پیدا کردہ تکالیف کا ہی ذکر نہیں بلکہ ہر سہ تکالیف کا ذکر ہے۔ پھر آگے وہ تکالیف تین قسم کی بتائی گئی ہیں۔ ایک وہ تکالیف ہیں جو باساء کی شکل میں آتی ہیں۔ ایک وہ تکالیف ہیں جو ضرّاء کی شکل میں آتی ہیں اور ایک وہ تکالیف ہیں جو ایک زلزلہ کی شکل میں آتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں یہ تکالیف تم پر اس لئے نازل کرتا ہوں تاکہ حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ رسول اور مومن لوگ پکار اٹھیں کہ

اللہ کی مدد کب آئے گی

"حَتّٰى" کے ایک معنے جیسا کہ تفسیر صغیر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بیان کئے ہیں "تاکہ" کے ہیں یعنی یہ حالات اس لئے پیدا ہوئے ہیں کہ تا تم اپنے رب کی طرف متوجہ ہو اور دعائیں کرو اور خدا سے کہو کہ ہمارے سارے سہارے ٹوٹ گئے۔ صرف ایک تیرا سہارا باقی ہے مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اب تو ہم پر رحم کر اور اپنی مدد اور اپنی نصرت ہمارے لئے آسمان سے نازل کر۔ تب اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول کرتا اور کہتا ہے اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ فکر نہ کرو جس طرح میں تمہارے قریب ہوں اسی طرح میری مدد بھی تمہارے قریب ہے۔

ساری طاقتوں اور ساری قدرتوں کا مالک

جب ہمارے قریب ہے اور وہ اپنے قرب کا اپنے فضل کے ساتھ اظہار کرنا چاہتا ہے اور ہمیں مشاہدہ کروانا چاہتا ہے۔ تو پھر یہ یقینی ہے کہ ہماری تکلیف دور ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی مدد ہمارے لئے پہنچ جائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے باساء اور ضرّاء اور زلزلہ میں تمہیں مبتلا کرنے کا انتظام اس لئے کیا کہ تا تم دعاؤں کے ذریعہ میری طرف جھکو اور جب تم دعاؤں کے ذریعہ میری طرف جھکو گے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ان عاشقانہ التجاؤں کے نتیجہ میں تم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی معرفت۔ اس کے حسن اور اس کے احسان کی شناخت تمہارے دل میں اس کی محبت پیدا کرے گی۔ پہلے تم عام مومن تھے اور اب

تھے اور اب

تم خدا کے عاشق بن جاؤ گے

اور تمہارا زندہ تعلق اپنے رب کے ساتھ قائم ہو جائے گا اور جب تمہارا زندہ تعلق اپنے رب کے ساتھ قائم ہو جائے گا تو پھر ہر خوف اور باساء اور ضرّاء کی حالت میں اللہ تعالےٰ اپنی معجزانہ نصرتوں سے تمہاری مدد کرے گا۔ معجزانہ تائیدات اور نشانات سے تمہاری مدد کرے گا اور جب تم اس طرح اپنے زندہ خدا کی زندہ قدرتوں کو اپنی زندگیوں میں مشاہدہ کرو گے تو تمہارے ایمان میں زندگی پیدا ہوگی اور مضبوطی پیدا ہوگی اور جب تمہارے ایمان اس شکل اور اس رنگ میں مضبوط اور زندہ ہو جائیں گے اس وقت تم اس بات کے مستحق ہو گے کہ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ کہ تم خدا تعالیٰ کی رضا کی جنت میں داخل ہو جاؤ یہ نہ سمجھنا کہ اس زندہ اور مضبوط ایمان کے بغیر جو عشق الٰہی اور دعاؤں کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے بعد انسان کو حاصل ہوتا ہے کوئی شخص جنت میں جا سکتا ہے۔ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ کیا اس کے بغیر تم جنت میں جا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں پس اپنے اندر ایک زندہ ایک مضبوط ایمان پیدا کرو اور ان راہوں کو اختیار کرو جن پر چل کر انسان اپنے ایمان کو مضبوط کرتا اور اس میں زندگی پیدا کرتا ہے۔ اگر تم اس طرح صراط مستقیم کو اختیار کر کے اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کی رحمت کو جذب کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ تو تم اللہ تعالےٰ کی رضا کی جنتوں میں بھی داخل ہو جاؤ گے۔

رمضان کا مہینہ

بظاہری حالات میں سختی کا مہینہ ہے یہ ایک رضا کارانہ سختی ہے جسے ہم برداشت کرنے کے لئے (اپنے رب کے لئے) تیار ہو جاتے ہیں ہم دن کو بھوکے رہتے ہیں۔ راتوں کو جاگتے ہیں۔ سحری میں اٹھتے ہیں کوئی دو بجے اٹھتا ہے۔ کوئی تین بجے اور کوئی چار بجے جتنی جتنی توفیق کسی کو خدا تعالےٰ دیتا ہے وہ عبادت کرتا ہے۔ بعض لوگ جو دن کے وقت محنت مزدوری کا کام کرتے ہیں وہ رات کے پہلے وقت میں نوافل ادا کرتے ہیں بہرحال رات کی سختی بھی ہے اور دن کی سختی بھی۔ جو محنت مزدوری کرنے والے ہیں شاید آجکل انہیں کچھ بھوک بھی لگتی ہو اور اس لحاظ سے انہیں جسمانی کمزوری بھی محسوس ہوتی ہوگی اور ان کے دل میں یہ خوف بھی پیدا ہوتا ہوگا کہ کہیں ہم کسی دن مزدوری نہ کر سکیں۔ ہم روز کماتے ہیں اور جو کماتے ہیں وہی روز کھاتے ہیں۔ اس روز ہمارے بچے کیا کریں گے اور جو دماغی محنت کرنے والے ہیں وہ بھی روزہ میں دماغی ضعف محسوس کرتے ہوں گے کیونکہ دماغ کو پوری غذا نہیں مل رہی ہوتی اور بہت سارے دماغی کام ہیں جن میں روزہ کی وجہ سے بظاہر ہرج واقع ہو رہا ہوتا ہے لیکن انسان کہتا ہے کہ میرا دماغ بھی خدا نے مجھے دیا ہے اور جن کاموں میں میں لگا ہوا ہوں ان میں کامیابی بھی اس کے فضل کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اس کے فضل کے ساتھ ہی ہو سکتی ہے۔ اس لئے میں اس تنگی کو برداشت کرتا ہوں۔ میں خدا تعالےٰ کے لئے روزے بھی رکھونگا۔ اس کے لئے راتوں کو بھی جاگوں گا۔ اس کے لئے اپنے مال میں سے خرچ بھی کروں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے کہ آپ

رمضان کے مہینہ میں انتہائی سخاوت

کیا کرتے تھے پس جو آپ کے اُسوہ پر چلنے والا ہے وہ اس مہینہ میں خاموشی کے ساتھ اپنے بھائی کی عزت اور وقار کا خیال رکھتے ہوئے اپنے مال میں سے حسبِ توفیق اپنے بھائیوں کی جیبوں میں ڈالتا چلا جاتا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس کے بدلہ میں میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا اور جب میں تمہاری دعاؤں کو قبول کرونگا تو تمہارے اندر اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کی معرفت اور ایمان کی مضبوطی پیدا ہوگی اور جنت کے دروازے تمہارے لئے کھولے جائیں گے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رمضان کے مہینے میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ عبادت قبول ہوتی اور فضل نازل ہوتا ہے ——— پس

اللہ تعالےٰ سے دعائیں کرتے رہنا چاہیئے

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بڑی وضاحت سے ہمیں بتایا ہے کہ دعاؤں کے بغیر کوئی زندگی نہیں کیونکہ دعاؤں کے بغیر انسان اپنے رب سے زندہ تعلق قائم نہیں کر سکتا۔ اور جب تک اپنے رب سے زندہ تعلق قائم نہ ہو جائے اُسوقت تک یہ زندگی کوئی رہنے کے قابل ہے؟ اگر کتوں کی طرح، اگر سؤروں کی طرح، اگر بندروں کی طرح ہم نے زندگی گذارنی ہے تو بہتر ہے کہ ہم یہ زندگی نہ گذاریں اور اگر ہم نے انسان کی طرح زندہ رہنا ہے تو پھر ہمیں اس مقصد کو حاصل کرنا چاہیئے جس مقصد کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے اور اپنے رب سے زندہ تعلق پیدا کرنا چاہیئے اور جو تکالیف اور جو مصائب اور شدائد ہم پر ہمارے رب کی طرف سے اس لئے آتے ہیں کہ اس کے ساتھ ہمارا تعلق بڑھے۔ ان ابتلاؤں اور امتحانوں کے وقت میں ہمیں ثباتِ قدم دکھاتے ہوئے کامیاب ہونا چاہیئے اور اس بات کے لئے کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم واقعہ میں خدا کی نگاہ میں اس کے محبوب بندے بن جائیں اور وہ ہم پر اپنی نعمتوں اور فضلوں کو ہمیشہ نازل کرتا رہے (اللہ تعالےٰ ہمیشہ ہی اپنے فضل ہم پر نازل کرے۔)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے
کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے
اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو پڑھنے
کے لئے دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ وقت زیادہ دور نہیں جب ہمیں اسلام کے استحکام اور توحید کے قیام کے لئے انتہائی قربانیاں دینی ہونگی

حضرت مصلح موعودؓ نے جو سبق تمہیں دیئے تھے انہیں ہر وقت پیش نظر رکھو

پہلا سبق خلافت سے وابستگی دوسرا انتہائی محنت تیسرا دیانتداری اور چوتھا سبق عاجزانہ راہوں کو اختیار کرنا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کا خدام الاحمدیہ سے اہم خطاب

(مرتبہ۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج شعبہ زود نویسی)

مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۶۷ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی سفر یورپ سے کامیاب مراجعت پر مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے حضور کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب منعقد کی۔ اس میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے خدام الاحمدیہ سے مندرجہ ذیل اہم خطاب فرمایا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اے میرے نہایت ہی عزیز بچو!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

جس وقت میری نظر آپ عزیزوں پر پڑتی ہے تو دل خوشی سے لبریز ہوجاتا ہے اور ذہن اس طرف متوجہ ہوجاتا ہے کہ

احمدیت کے یہ وہ نونہال ہیں

جنہوں نے اللہ تعالےٰ کی توفیق سے اپنے اپنے وقت پر ان ذمہ داریوں کو اٹھانا ہے۔ جو ایک احمدی کے کندھوں پر اللہ تعالےٰ نے رکھی ہیں اور اللہ تعالےٰ کی توفیق سے جماعت نے ایک حد تک ان کی تربیت کی ہے۔ اور جہاں تک ممکن ہوسکے زیادہ سے زیادہ ان کی تربیت ہونی چاہیئے۔ جو نظارے اور واقعات میں نے یورپ کے ان ملکوں میں دیکھے ہیں، جن کے دورہ سے ابھی میں واپس آیا ہوں۔ اس کے نتیجہ میں میں اس یقین سے پر ہوں کہ وہ وقت زیادہ دور نہیں۔ جب ہمارے نوجوانوں کو بھی اور بڑوں کو بھی مردوں کو بھی اور عورتوں کو بھی اسلام کے استحکام اور

اسلام کی اشاعت کے لئے

اور توحید کے قیام کے لئے انتہائی قربانیاں دینی پڑیں گی۔ اور میں اپنے رب سے امید رکھتا ہوں اور میں بہت کثرت سے یہ دعائیں کرتا ہوں کہ جب بھی وقت آئے۔ ہم میں سے کوئی بھی اپنے رب کے حضور شرمندہ نہ ہو بلکہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے انہیں کما حقہ ادا کرنے والا ہو

اس تربیت کے لئے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آپ کو بہت سے اسباق دیئے ہیں۔ جن میں سے چند ایک کا جو بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ میں اس وقت یہاں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

- پہلا سبق خلافت سے وابستگی کا تھا۔
- دوسرا سبق محنت کی انتہائی محنت کی عادت ڈالنے کا تھا۔
- تیسرا سبق دیانتداری کو قائم کرنے کا تھا۔
- چوتھا سبق جو تنظیم کے لئے حقیقتاً بنیادی سبق ہے۔ وہ یہ تھا کہ ہم میں سے ہر ایک نوجوان کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اس نے اپنی زندگی میں عاجزانہ راہوں کو اختیار کرنا اور خدا اور اس کے رسول کا ایک طرف اور بنی نوع انسان کا دوسری طرف ایک خادم بن کر اپنی زندگی کو گزارنا ہے

پہلے سبق کے متعلق

میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب تک اللہ تعالےٰ کی منشاء اپنے سلسلہ میں خلافت راشدہ کو قائم رکھنے کی رہے۔ اس وقت تک تمام برکتیں خلافت سے وابستہ ہوتی ہیں۔ اور ہر وہ شخص جو اس نکتہ کو نہیں سمجھتا وہ ان برکتوں سے محروم رہ جاتا ہے میرا یہ تجربہ ہے ذاتی۔ کہ بعض لوگ جو اس نکتہ کو نہیں سمجھتے ان کے حق میں میری دعائیں قبول نہیں بلکہ رد کر دی جاتی ہیں۔ حالانکہ میں نے اپنے لئے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ اگر کسی شخص کے متعلق مجھے یقین بھی ہوجائے کہ وہ

خلافت کی اہمیت

کو نہیں سمجھتا اور اس کے دل میں خلافت کے نظام سے وہ محبت اور پیار نہیں جو ایک احمدی کے دل میں ہونی چاہیئے۔ تب بھی میں اس کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں۔ اور دعا کرنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑتا۔ اب دعا کرنا میرا کام ہے میں اپنا کام کر دیتا ہوں۔ دعا قبول کرنا میرے رب کا کام ہے اور میں نے اکثر یہ دیکھا ہے کہ ایسے لوگوں کے حق میں میری دعا قبول نہیں ہوتی۔ حالانکہ اس کے برعکس بہت سے ایسے احمدی بھی ہیں جو اگرچہ اعتقاداً پختہ ہوتے ہیں اور نظام جماعت سے ان کا بڑا گہرا اور سچا تعلق ہوتا ہے اور

خلافت سے وہ حقیقی تعلق رکھتے ہیں

لیکن عملاً بہت سی ذاتی کمزوریاں ان میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن جب اس گروہ کے متعلق یا ان میں سے کسی فرد کے متعلق دعا کی جائے۔

تو اللہ تعالیٰ بسا اوقات محض اپنے فضل سے اس دعا کو بڑی جلدی قبول کر لیتا ہے یہ ایک ذاتی مشاہدہ ہے۔ اس مختصر سے وقت میں یعنی جب سے میں مسندِ خلافت پر بٹھایا گیا جو میں نے ذاتی مشاہدے کئے اور جس رنگ میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو نازل ہوتے دیکھا۔ اور بعض دعاؤں کو رد ہوتے پایا۔ یہ میرا مشاہدہ ہے جو میں نے اختصار کے ساتھ آپ کے سامنے رکھدیا ہے جب تک خلافتِ راشدہ قائم ہے یہ برکات خلافت جماعت کے اندر قائم رہیں گی۔ اگر اور جب خدا نہ کرے حالات بدل جائیں اور جماعت بحیثیت جماعت اس پختہ ایمان اور پختہ عمل پر قائم نہ رہے جس کے نتیجہ میں خلافت کا انعام ملتا ہے۔ تو کیا ہوگا یہ تو اللہ تعالیٰ ہی جانے۔ لیکن ہمیں آج ایسے کمزور احمدی کی ضرور فکر ہے۔ جو احمدی کہلاتا ہے۔ لیکن نظام احمدیت کے مرکزی نقطہ سے غافل ہے اور اس کو پہچانتا نہیں اسی لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم خدام کو عہد میں اس لئے شامل کیا تھا کہ جماعت کے نوجوان خلافت سے وابستہ رہیں اس حد تک کہ ہر قربانی کرنے کے لئے تیار رہیں اور اسی میں ہر خیر و برکت ہے اس تنظیم کے لئے جو خدام الاحمدیہ کہلاتی ہے

دوسرا سبق ہمیں دیا گیا تھا محنت کا

اگر ہم اس سبق پر غور کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ہماری ذمہ داریاں دوسروں کے مقابلہ میں دوہری ہیں۔ جو انسان اپنے رب کو نہیں پہچانتا اس کی جتنی بھی ذمہ داری ہے وہ دنیوی ہے اپنے بھائیوں سے تعلق رکھتی ہے۔ لیکن وہ جماعت اور اس جماعت کے نوجوان جو اپنے رب کو پہچانتے ہیں اور اس کا عرفان رکھتے ہیں ان کے اوپر ایک طرف . . . . حقوق اللہ کی ادائیگی کی ذمہ داری ہے تو دوسری طرف حقوق العباد کی ادائیگی کی ذمہ داری لیکن ہر دو گروہوں کی زندگی کے اوقات ایک ہی ہیں وہی چوبیس گھنٹے ایک کو ملتے ہیں وہی دوسرے کو ملتے ہیں اگر ایک شخص نے ان چوبیس گھنٹوں میں ان دوہری ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہو تو عقل کہتی ہے۔ کہ اپنی رفتار کو ڈبل کرو دگنی رفتار سے چلو تب تم اپنے مقصد کو پا سکو گے۔

تو ہمارے اوپر ذمہ داری چونکہ حقوق اللہ اور حقوق العباد ہر دو کی ادائیگی کی تھی۔ اس لئے ہمیں ہمارے پیارے امام مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ

محنت کی عادت ڈالو

اتنی محنت کرو کہ کوئی دوسرا انسان (احمدیت سے باہر) اتنی محنت نہ کرتا ہو۔ "حقوق اللہ" کی ادائیگی میں ہم نے تسبیح اور تحمید کرنی ہے۔ حقوق اللہ میں ہم نے نماز باجماعت ادا کرنی ہے۔ راتوں کو اٹھنا ہے اور رات کو اتنی نیند نہیں لینی جتنی کہ عام طور پر دوسرے لوگ لیتے ہیں بہت سے حقوق ہیں ہمارے اللہ کے جو ہم نے ادا کرنے ہیں اور پھر دنیا کی دوڑ ہے جس میں ہم اور وہ برابر ہیں حقوق العباد کی ادائیگی میں ان کے ساتھ ہم نے دوڑنا ہے۔ اور اس میں بھی ہماری ذمہ داری زیادہ ہے کیونکہ دوسرے تو حقوق العباد کو اچھی طرح سمجھتے نہیں کوئی اپنے ہمسایہ کا حق ادا نہیں کر رہا۔ کوئی اپنے شریک کا حق ادا نہیں کر رہا۔ کوئی اپنی بیوی کا حق ادا نہیں کر رہا۔ کوئی بیوی اپنے خاوند کا حق ادا نہیں کر رہی کوئی اپنے ملک کا حق ادا نہیں کر رہا۔ کوئی اپنے ہم پیشہ لوگوں کا حق ادا نہیں کر رہا۔ کتنے حقوق ہیں جن کو یا تو وہ سمجھتے نہیں۔ یا انہیں ادا نہیں کر رہے لیکن ہم ایسا کر نہیں سکتے۔ کوئی حق ایسا نہیں جس کو ہم نے ادا نہیں کرنا۔ اسلئے کہ ہم اپنے رب سے ڈرتے ہیں کہ اگر ہم نے اس کے کہنے کے مطابق اس کے بندوں کے حقوق ادا نہ کئے تو وہ ہم سے ناراض ہو جائے گا۔ اور اس کے غضب کی ہمیں برداشت نہیں۔

تو یہ دوڑ دنیا کی ہے جس میں حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی ہمیں بہت توجہ دینی پڑتی ہے اس میں بھی ہماری ذمہ داریاں زیادہ ہیں دوسروں کی نسبت تو ہماری رفتار دگنی نہیں بلکہ تگنی چارگنی ہو تب کہیں جا کے ہم اپنی ذمہ داریوں کو ٹھیک طرح نبھا سکتے ہیں۔ میں اپنے اس دورہ میں یورپ میں بسنے والوں کو بھی کہتا رہا ہوں۔ اور یہاں بھی میں نے یہ بیان کیا ہے کہ

اگلے پچیس تیس سال انسانیت کیلئے بڑے ہی نازک ہیں

ہمارے ایک مبلغ نے وہاں ایک خواب دیکھی کہ چونسٹھ سال کے بعد وہ واقعات ہوں گے۔ انہوں نے مجھے خواب لکھی۔ فوری طور پر میرے ذہن میں یہ تعبیر آئی کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو یہ بتایا ہے کہ جس رفتار سے تم چل رہے ہو اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ چونسٹھ سال کے بعد موعودہ واقعات رونما ہونے والے ہیں۔ حالانکہ ہونے ہیں جلدی۔ اس واسطے اپنی رفتار کو تیز کرو۔

تو ہمیں آہستہ نہیں چلنا ہم نے دوسروں کی تیزی جتنی تیزی بھی نہیں دکھانی بلکہ اُن سے زیادہ تیز چلنا ہے۔ حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف دوسروں کا کوئی خیال ہی نہیں۔ حقوق العباد کچھ ادا کئے جاتے ہیں باقی جو ہیں ان سے غفلت برتی جاتی ہے۔ لیکن ہماری زندگی غفلت کو برداشت نہیں کر سکتی۔ ہم نے تو ہر وقت چوکس اور بیدار رہ کر اپنی زندگی کے دن گذارنے ہیں۔ ہماری رفتار بہت تیز ہونی چاہیئے اور اس کے نتیجہ میں ہمیں ہلکا پھلکا بھی رہنا چاہیئے زندگی کے ہر شعبہ میں ہر لحاظ سے (اس وقت وہ میرے زیر بحث نہیں) بہرحال ہمیں محنت کی عادت ڈالنی چاہیئے کیونکہ جو بوجھ ہمارے کندھوں پر رکھا گیا ہے وہ ہم اٹھا نہیں سکتے۔ جب تک ہمیں محنت کی عادت نہ ہو اور اللہ تعالےٰ کا فضل شامل حال نہ ہو۔ انگلستان میں (میں اللہ تعالےٰ کا ایک نہایت ہی عاجز بندہ ہوں، بہت کمزور ہوں، سر درد کے بھی دورے ہو جاتے ہیں۔ لیکن وہاں) چونکہ اندر ایک آگ لگی ہوئی تھی تربیتی امور میں یا تبلیغی کاموں میں مصروف رہ کے میں قریباً سارا عرصہ ایک اور دو کے درمیان یا اکثر دو کے بعد سویا ہوں۔ ایک دن ایک بزرگ مجھے کہنے لگے۔ تھک گئے ہیں آپ ذرا خیال رکھیں آرام کریں تو میں نے ان کو جواب دیا کہ

آرام کی عادت ہی نہیں رہی

یہاں گذشتہ رات میں نے ڈیڑھ بجے کام چھوڑ دیا تھا اور میرا خیال تھا کہ نسبتاً زیادہ آرام کروں گا لیکن جب میں لیٹا تو مجھے نیند نہ آئی۔ خیر۔ اس طرح مجھے اللہ تعالیٰ نے دعا کا موقع دیا میں دعا کرتا رہا۔ سویا اپنے وقت پر ہی اڑھائی اور تین بجے کے درمیان تو بوڑھا تو نہ میں اپنے آپ کو کہتا ہوں نہ سمجھتا ہوں لیکن کافی بڑی عمر کا انسان آپ کے مقابلہ میں اتنا کام کر سکتا ہے تو آپ جو بچے ہیں اور جوان ہیں آپ کو مجھ سے زیادہ کام کرنے کا شوق اور ہمت ہونی چاہیئے یہ حقیقت ہے جس کے بغیر ہم اپنے فرائض کو کما حقہ ادا نہیں کر سکتے۔

پھر

دیانت کا ہمیں سبق دیا گیا تھا

دیانت بندوں کے ساتھ جو تعلقات ہیں ان کے لئے بھی ضروری ہے۔ بددیانتی کے نتیجہ میں جھوٹ آدمی بولنے لگ جاتا ہے جب وہ دیانتداری کے ساتھ اپنے فرائض ادا نہ کر رہا ہو۔ اور ظاہر یہ کرنا چاہے کہ میں دیانتداری کے ساتھ اپنے فرائض ادا کر رہا ہوں اسے جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔ پس جب تک دیانتدارانہ تعلقات آپس کے نہ ہوں اپنے رب سے نہ ہوں اس وقت تک ہم اپنے رب کی رضا کو حاصل کیسے کر سکتے ہیں۔

پھر ہمیں سبق دیا گیا تھا۔ خادم نام میں کہ کسی وقت کبر اور غرور تم میں پیدا نہ ہو بلکہ خادمانہ ذہنیت اپنے اندر پیدا کرو محض خدمت کرنا کوئی چیز نہیں انسان کو ایسا ہونا چاہیئے کہ ہر وقت وہ اپنے آپ کو خادم سمجھتا رہے۔ اس کی باتوں میں، اس کی طرز میں جب وہ کسی کو مخاطب ہو (اس میں) کسی قسم کی بڑائی نظر نہ آئے ہر وقت عاجزانہ راہوں کو اختیار کرنے والا ہو۔ اور اس

عاجزی میں بڑی شان اور بڑی طاقت ہے

زیورک میں ایک بہت بڑے غیر احمدی بھی آ رہے ہوئے تھے (ریسپشن میں ہر ایک اپنی نظر سے دیکھتا ہے دوسرے کو) وہ چوہدری مشتاق احمد صاحب کو کہنے لگے کہ (اس) شخص کو اللہ تعالیٰ نے ایک مقام عطا کیا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ وہ بڑا ارفع مقام ہے لیکن جس وقت ہم آپس میں بیٹھے اور باتیں کیں تو بالکل یہ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ کوئی بزرگ یا کوئی بلند مقام والا آدمی ہم سے باتیں کر رہا ہے۔ اس طرح بے تکلفی کے ساتھ، اخوت اور برادرانہ رنگ میں ہم سے باتیں ہو رہی تھیں۔ اور اس چیز نے مجھ پر بڑا اثر کیا۔

ان کو کیا معلوم کہ جو شخص اپنے رب کی معرفت حاصل کر لیتا ہے۔ اس کے لئے سوائے نیستی کے مقام کے اور کوئی مقام باقی نہیں رہتا خودبینی تو بت پرستی ہے۔ مشرک ہے ایسا شخص جو اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے جو شخص توحید پر قائم ہے وہ اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھتا وہ اپنی حقیقت کو جانتا ہے اور اپنے رب کی طاقت کو بھی پہچانتا ہے۔ اس کے دل اور دماغ میں تکبر اور غرور اور اپنی بڑائی اور اپنے علم کا زعم کس طرح پیدا ہو سکتے ہیں تو ہمیں بنیادی سبق یہ دیا گیا تھا کہ

خادم کی حیثیت کو بھولنا مت

کیونکہ اس میں تمہارے لئے ساری عزتیں اور اس میں تمہارے لئے ساری کامیابیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سب عزتیں اور ساری ہی کامیابیاں عطا فرمائے۔ آئیں اب دعا کریں

مسئلہ وفاتِ مسیح

حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ قرار دینا خلافِ قرآن ہے"

رسالہ البلاغ القرآن لاہور ماہ جولائی ۱۹۶۷ء جلد ۱۲ شمارہ نمبر ۷ رقمطراز ہے :۔

"افسوس ہے کہ ہمارے روایتی مفسرین نے خدا تعالیٰ کے غیر متبدل قانون کے خلاف حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ مانا اور چوتھے آسمان پر بٹھایا ہوا ہے اور حضرت مسیح کی زندگی پر آیت بالا کے ان الفاظ کو ذیل کے روایتی ترجمے کے لباس میں بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔

قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا (۱۷)

کہہ دے پھر اللہ تعالیٰ کے سامنے کس کا بس چل سکتا ہے۔ اگر وہ چاہے کہ مسیح مریم کے بیٹے اور اس کی ماں اور جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کو ہلاک کر دے۔" (ترجمہ مولوی احمد علی صاحب لاہوری)

اس ترجمہ میں ہلاک کر دے کے الفاظ سے دلیل لائی جاتی ہے کہ حضرت مسیح زندہ ہیں۔ اسی لئے تو کہا گیا ہے کہ زمین کی ہر مخلوق کے ساتھ جو زندہ ہے مسیح کو بھی ہلاک کر دے جو زندہ ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ اہل روایات اس چیز کو بھول گئے ہیں کہ آیت مجیدہ میں مسیح سَلٰمٌ عَلَيْهِ کے ساتھ حضرت مریم بھی ایک ہی ضمن میں مذکور ہیں۔ اور روایتی ترجمہ یہ ہے کہ مسیح اس کی ماں اور زمین کے تمام لوگوں کو اگر وہ چاہے تو ہلاک کر دے۔ تو گویا اگر روایتی ترجمے کو صحیح تسلیم کیا جائے تو ماننا پڑتا ہے کہ نزول قرآن کے وقت زمینی مخلوق کے ساتھ مسیح اور آپ کی والدہ دونوں زندہ تھے۔ اور اب بھی دونوں زندہ ہیں اب چونکہ حضرت مریم کو زندہ نہیں مانا جاتا۔ تو جس قاعدے کے مطابق ہمارے اہل روایات حضرت مریم کو فوت شدہ مانتے ہیں۔ اسی قاعدے کی رو سے حضرت مسیح بھی فوت شدہ ثابت ہوتے ہیں۔ اور اگر وہ حیات مسیح پر بضد ہوں تو جنابہ مریم کو بھی بیٹے کے ساتھ چوتھے آسمان پر زندہ تسلیم کریں۔

(شیخ نور احمد منیر)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

حقائق و نکات

اتحاد بین المسلمین!

ذیل میں ہم ایک ہفت روزہ سے ایک بصیرت افروز اداریہ نوٹ نقل کرتے ہیں تاکہ ہمارے وطن میں لوگ عقائد کے اختلافات کو اچھال کر ملک کے سکون و امن کو اور مسلمانانِ عالم کے درمیان اتحاد و اتفاق کی رسی کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کی بجائے اس کو ضعیف کر کے ملک و قوم کو اور عالم اسلام کو نقصان نہ پہنچائیں نوٹ ذیل ہے :-

بروقت انتباہ

انجمن حمایت اہل بیت کے جنرل سیکرٹری سید طاہر علی رضوی نے نوائے وقت میں مولانا راغب احسن کے ایک مضمون کا بروقت نوٹس لے کر ہمارے نقطۂ نظر سے بڑا اہم کام کیا ہے مولانا موصوف نے اپنے اس مضمون میں یہ عجیب و غریب بات لکھ دی تھی کہ قائد اعظم گو عقیدۃً مذہب اثنا عشری رکھتے تھے لیکن پاکستان بننے کے بعد انہوں نے سواد اعظم کا مذہب اختیار کر لیا تھا۔ سید طاہر علی رضوی نے مولانا کے اس دعوے کو غلط ثابت کیا ہے اور اس کے لئے یہ دلیل پیش کی ہے کہ :-

"قائد اعظم کے انتقال کے وقت گو نماز جنازہ عوامی طور پر مولانا شبیر احمد عثمانی نے پڑھائی جو عقیدۃً دیو بندی مکتب فکر سے تعلق رکھتے تھے لیکن آپ کی (نوائے وقت کی) اور مولانا راغب احسن کی اطلاع کے لئے یہ بھی عرض ہے کہ گورنر جنرل ہاؤس میں مادر ملت نے باقاعدہ آپ کی نماز جنازہ اثنائے عشری طریقہ کے مطابق ادا کروائی اور مولانا انیس الحسن جو ابھی تک بقید حیات ہیں نے نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد مادر ملت نے جنازہ سواد اعظم کے سپرد کر دیا۔"

اگر تاریخ کا ریکارڈ درست کرنے کے لئے قائد اعظم کے اعتقادات کو موضوع بحث بنانا ہی ضروری ہو تو اس کی رسمی اہمیت سید طاہر علی رضوی کے اس انکشاف کے بعد ختم ہو جاتی ہے اور صرف اس انکشاف کی تحقیق مزید باقی رہ جاتی ہے اس کے بعد یہ سوال ختم ہو جانا چاہیئے۔

لیکن موقر روزنامہ نوائے وقت کے مخصوص مزاج اور اس کی عمومی روایات کے پیش نظر اس سوال کو جس قسم کے سیاسی خارزار مراحل میں سے گزرنا پڑے گا وہ نظر انداز نہیں کئے جا سکتے۔ ہم اس پر مزید کچھ کہے بغیر معاصر محترم کی خدمت میں وہی بات دوبارہ پیش کرتے ہیں جو سید طاہر علی رضوی نے اپنے مکتوب میں کہی ہے اور جو خود نوائے وقت کے مراسلات کے کالم میں شائع ہوئی ہے سید صاحب نے لکھا ہے :-

"لیکن یہ بحث اور مضمون پورے انیس (۱۹) برس کے بعد پیدا کرنا میرے نزدیک تو بالکل نامناسب ہے اور ایسی تحریروں سے ملک و ملت کی کوئی خدمت نہیں ہو سکتی۔ قائد اعظم شیعہ تھے یا سنی بہر حال —— وہ مسلمان تھے اور سب کے محسن اعظم تھے جن کی شبانہ روز کی ان تھک کاوشوں کے تحت مسلمانوں کے اتحاد سے وطن عزیز پاکستان وجود میں آیا۔"

ہم سید صاحب کے اس جذبہ کی دل سے تائید کرتے ہیں اور موقر معاصر کی خدمت میں اس جذبے کو پیش کرتے ہیں جو ممکن ہے کچھ زیادہ مفید نہ سمجھا جائے لیکن اس کی ملی اور وطنی افادیت سے ہر صورت انکار نہیں ہو سکتا ہے۔

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ سنی اور شیعہ کے عقائد میں اختلافات ہیں۔ تاہم اسلام اور عالم اسلام کی سالمیت اور استحکام تقاضا کرتے ہیں کہ تمام فرقوں کے لوگ ایسے اختلافات قائم رکھتے ہوئے بھی موجودہ شرک و کفر کے حملوں کے مقابلہ میں جو مغربی تہذیب اور مادہ پرستی کی کوکھ سے پیدا ہو رہے ہیں متحد ہو کر ایک محاذ پر جمع ہوں اور ہر فرقہ اپنے اپنے عقیدہ پر پوری طرح قائم رہتے ہوئے ایک دوسرے کے عقائد کو باہم اشتعال انگیزی کا ذریعہ بنا کر پھوٹ ڈالنے سے پرہیز کرے۔

محترمہ فاطمہ جناح مرحومہ نے شیعہ مجتہد سے گورنمنٹ ہاؤس میں قائداعظم مرحوم کا جنازہ پڑھوایا۔ تو انہوں نے اپنے عقائد کے مطابق ٹھیک کیا اس میں کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہیئے اور نہ اس کو سیاسی رنگ دینا چاہیئے۔

امن اور سلامتی کے مبلغ!

وہ اہل دل جو سینوں میں لئے برق و شرر نکلے
زمانے میں وہی عالی گہر، عالی نظر نکلے

سلامت اے مرے ساقی جہاں میں میکدہ تیرا
کہ تیرے ساغروں سے نئے شمس و قمر نکلے

مقدر نے انہیں سونپی جہاں میں کشور آرائی
جو اپنے خون کی موجوں میں ڈوبے ڈوب کر نکلے

خدا شاہد ہے ہر منزل نے کی بڑھ کر قدم بوسی
جب اس کا نام لے کر ہم کبھی بہر سفر نکلے

محبت بھی عجب شے ہے کہ اس کے نام کی خاطر
ہوئے جو خاک میں پنہاں وہی تابندہ تر نکلے

نئے اطوار لے کر میرا انداز سخن آیا
نئے انوار لے کر میری فطرت کے گہر نکلے

ہراساں مت ہو اے ہمدم شبِ غم کی سیاہی سے
کہ ممکن ہے اسی ظلمت سے خورشید سحر نکلے

ستم یہ ہے کہ جن پہ ناز تھا دل کی وفاؤں کو
وہ دل کی زندگی کی بے کلی سے بے خبر نکلے

جہاں میں اہلِ ایماں زیر و بم کی موج ہیں اختر
اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے، اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے

(عبد السلام اختر ایم اے)

حب اٹھرا رجسٹرڈ مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوائی تولہ-/۲ روپے مکمل کورس گیارہ تولے/۲۲ روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

اعلانِ نکاح

میری لڑکی عزیزہ ذکیہ رعنا انجم کا نکاح عزیزم ڈاکٹر عبدالمنان ناصر ایم بی بی ایس فیکٹری ایریا لائل پور کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر مولوی محمد عبداللہ صاحب فاضل عربک ٹیچر نے مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۶ء بروز اتوار پڑھا اسی روز رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ (ماسٹر عبدالعزیز صدر جماعت احمدیہ چک ۵۴۲ ای بی خاص ضلع ساہیوال)

درخواست ہائے دعا

۱۔ عاجز کی اہلیہ اور بچے اکثر بیمار رہتے ہیں۔ ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ بشیر الدین احمد جنجوعہ مڈ رانجھا ضلع سرگودھا

۲۔ بندہ بیماری اور مالی مشکلات کے باعث سخت پریشانی میں مبتلا ہے۔ قریشی بشیر احمد اڈکشن پورہ سیالکوٹ

۳۔ ملک سوندھا خاں صاحب کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ (سید امتیاز احمد شاہ دبانوی راولپنڈی)

۴۔ میری والدہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بیگم مکرم عبدالسمیع صاحب آف کوئٹہ کو کئی روز سے اپنڈے سائیٹس کی تکلیف ہے۔ آج سرگودھا میں ان کا اپریشن ہو رہا ہے۔ (عبدالباسط طاہر ربوہ)

۵۔ میری والدہ صاحبہ بیمار ہیں ان کو جوڑوں میں عرصہ سے درد ہے۔ نیز میں ۱۹۶۶ء میں میٹرک کا امتحان دے رہا ہوں اور میرے والد صاحب عبدالرشید صاحب کشمیری دس سال سے ایک پریشانی میں مبتلا ہیں۔ محمد تربت خان دارالاقامۃ النصرت ربوہ
احباب سب کے لئے دعا فرماویں۔

سرمہ خورشید

ایک لاجواب اور عجوبہ روزگار سرمہ آنکھوں کی ہٹیلی امراض، ککرے موتیا جالا، پھولا کے لئے مفید ہے۔ نظر کو طاقت دیتا اور پانی روکتا ہے۔ فی شیشی ۷۵ پیسے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۰

حمائل انگلش یعنی
قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ

نیا ایڈیشن
ملنے کا پتہ:۔ اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

۷۰ فی صدی کمیشن

آفتابی سلاجیت، ایشائی حکماء ویدک حکماء نے اس کی بہت تعریف کی ہے۔ ہڈیوں کی سل وجع المفاصل، درد کمر میں خاص طور پر مفید ہے۔ غذائی اجزاء سے بھرپور۔ عورتوں، مردوں کو یکساں مفید ہے۔ خالص معیاری مال ہم سے خریدیں۔ خوراک ۳ ماشہ ہمراہ دودھ صبح و شام۔ قیمت ۲۰ تولہ ۱۰/۰۰ روپے علاوہ محصولڈاک۔
پتہ منیجر جڑی بوٹی سپلائی مانسہرہ گڑھی روڈ ضلع ہزارہ

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی آرام دہ
بسوں میں سفر کریں (مینیجر)

جواہر مہرہ عنبری

خاص طور پر دل کی طاقت کے لئے مفید ہے اور اس کے علاوہ مقوی اعصاب بھی ہے
۱۰۰ گولی ۴/۰۰ روپے

حب ذہب

اعصابی کمزوری اور جوڑوں کے درد کثرت ریاح معدہ کی خرابی کے لئے مفید ہے
قیمت مکمل کورس ۲۰ یوم دس روپے
دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب فرمائیں۔

قوم کا نصرت آرٹ پریس

آپ کی ضروریات کے لئے لیٹر پیڈ اور کیش میمو وغیرہ کی نہایت عمدہ طباعت کرتا ہے جماعت کے مخلصین ہمیشہ دور دور سے آرڈر بھجواتے رہتے ہیں۔ احباب کی ضرورت کے لئے الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کے الفاظ چھاپ کر نصرت رائٹنگ پیڈ تیار کئے ہوئے ہیں لہذا ہمیشہ یہی پیڈ استعمال فرمائیں نیز اپنے ناموں کے لیٹر بھی ہم سے چھپوائیں شکریہ۔ مزید معلومات کے لئے بذریعہ کارڈ یاد فرمائیں۔
منیجر نصرت آرٹ پریس گولبازار ربوہ

دلنواز ہوٹل غلہ منڈی: جلسہ سالانہ پر آنیوالے احباب ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں انشاء اللہ آپ کو مچھلی کباب۔ روٹی۔ چھوٹا بڑا گوشت۔ مرغ پلاؤ ہر وقت تسلی بخش ملے گا۔ نیز ہر قسم کی لذیذ مٹھائیاں بھی دستیاب ہو سکتی ہیں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

ہر قسم کا چمڑا۔ کینوس کے ٹرنک، سوٹ کیس۔ ہولڈ آل۔ ہینڈ بیگ سامان سیڈلری۔ سفر کی ضروریات کا سامان اور جہیز میں دینے والے تحائف وغیرہ خریدنے کے لئے ہمارے شوروم میں تشریف لائیں
ایم الٰہی بخش حسین بخش ۱۳۱۔ انارکلی لاہور

زوجام جس طریقہ سے ہم تیار کرتے ہیں۔ طاقت کے لئے چوٹی کی دوا بنتی ہے قیمت ۴۰ گولی ۱۲/۵۰
کثیر الشفا صدری۔ نزلہ زکام خواہ کتنا پرانا ہو کیلئے اکسیر ہے ایک ماہ کی دوائی ۶/۵۰ (احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول ربوہ)

وقت کی پابند۔ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس۔ عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۶-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۱۵	۱۱-۰۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۰۰	۵-۰۰
لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۶-۴۵	۷-۱۰	۸-۳۰	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۰۰	۱۲-۳۰ بعد دوپہر	۱-۰۰	۲-۱۰	۲-۳۰	۳-۱۰	۵-۱۰	۵-۳۰

سرگودھا تا گوجرانوالہ	۵-۴۵	۹-۱۵	۲-۰۰ بعد دوپہر
گوجرانوالہ تا سرگودھا	۴-۱۵	۹-۳۰	۵-۴۵ شام سہ پہر

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے
آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق سٹاف کی خدمات حاصل ہیں
(محمد علی ظفر رائے منیجر)

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی آرام دہ
بسوں میں سفر کریں (منیجر)

جبوب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کی کامیاب اور مشہور دوا مکمل کورس پندرہ روپے ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ۔ ٹیلیفون نمبر ۳۲

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے معروف شاعر و صحافی
حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل رضی اللہ عنہ
کی
دلگداز اور پُر تاثیر نظموں کا مجموعہ

نغمۂ اکمل

(سنہ ۱۹۰۶ء سے سنہ ۱۹۶۶ء تک)

- آفسٹ لیتھو اور بلاک پرنٹنگ کا حسین امتزاج
- ۲۰×۲۶ سائز کے ۵۸ صفحات
- سرورق آرٹ کارڈ، چار رنگ ڈیزائن
- قیمت سات روپے
سفید کاغذ پر خاص ایڈیشن دس روپے
- سلسلہ احمدیہ کی تاریخ و روایات اور قادیان کی یاد کو تازہ رکھنے کے لئے ہر احمدی کے پاس ہونی چاہئے۔ خدام و اطفال کی تربیت کا پاکیزہ ذریعہ
- ربوہ کے بک سیلروں اور بک سٹالوں سے طلب کیجئے

جن میں سے:-
بعض شاعر نے بزبان خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بارگاہ میں ارتجالاً پیش کیں، اور داد پائی۔
بیشتر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بے پناہ عقیدت و ارادت کی مظہر ہیں۔
اکثر سلسلہ احمدیہ کے اخبار و رسائل میں چھپ کر قبول عام کی سند حاصل کر چکی ہیں۔
کئی مقامی اور بیرونی ممالک کے جلسوں اور اجتماعوں میں پڑھ کر سنائی جا چکی ہیں۔
برسوں سے نایاب و نادستیاب نظمیں اب پہلی مرتبہ مغفور کی یادگار کے طور پر کتابی صورت میں یکجا کر دی گئی ہیں۔

جنید ہاشمی مکتبہ یادگار اکمل دارالصدر شرقی ربوہ

عوام میں مقبول مرکبات

تریاق معدہ: معدہ اور پیٹ کی تمام بیماریوں کیلئے مفید ہے۔ قیمت دو روپیہ
اکسیر پایوریا: پایوریا کا شافی علاج۔ قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے
مفید منجن: دانتوں کی روزانہ صفائی کے لئے تحفہ۔ قیمت ایک روپیہ
ہمدرد چشم: کمزوری نظر کیلئے مفید آنکھوں کیلئے ٹھنڈا سرمہ۔ فی شیشی ایک روپیہ

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۴

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار کیل، بڑتل چیل کافی تعداد میں موجود ہے
ضرورتمند احباب بھی خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروزپور روڈ لاہور

نور کاجل کی شہرت اور قبولیت!

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی فرماتی ہیں:-
"میں خود اور میرے بہت سے عزیز نور کاجل تیار کردہ خورشید دواخانہ ربوہ استعمال کرتے ہیں بہت مفید اور ٹھنڈا کاجل ہے بلکہ میں تو پاکستان اور انڈیا بھی اپنے عزیزوں کو تحفۃً یہی کاجل بھجواتی ہوں۔ بچوں کے لئے بھی بہت مفید پایا ہے۔" قیمت سوا روپیہ

تیار کردہ: **خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۶**

سرمہ نور والوں کا
نورانی کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ
قیمت ایک روپیہ ۲۵ پیسے

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ
سرمہ نور رجسٹرڈ
اطباء ڈاکٹروں سے اسرار اور رجسٹرڈ بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ کر گیا۔ کروڑوں انسانوں کی آنکھوں پر جادو کا اثر رکھتا ہے۔ ہر موسم میں مفید ثابت ہو چکا ہے
فی تولہ ۳ روپے

کھوئی ہوئی طاقت
مایوس اور کمزور نوجوانوں کا زندگی بخش علاج
قیمت ایک روپیہ ۲۵ پیسے

اکسیر اٹھرا
بچے ضائع ہو جاتے ہوں پیدا ہو کر مر جاتے ہوں اس کا استعمال از حد مفید ہے۔ مکمل کورس ۱۸ روپے

ادویات ملنے کا پتہ **شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ**

بجلی کا سامان تیار کرنے والی واحد فرم
ایس ایس آئی
خاص کوالٹی۔ پورسلین پلگ، ۱۵ ایمپئر شو
شفیع سنز انڈسٹریز روڈس روڈ سیالکوٹ

لائل پور میں اپنی نوعیت کی واحد دکان
جہاں سے آپ کو ہر قسم کا موزہ کلاہ، کلاہ، رسیاں، بستر، فرش دریاں کھیس، تولئے، جائے نماز، کھڑک اور پرچون مل سکتے ہیں۔
دیم ٹیکسٹائل ہاؤس چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

ماہنامہ
تحریک جدید ربوہ
اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھائیں
سالانہ چندہ صرف ۲/ روپے (مینیجر ماہنامہ تحریک جدید ربوہ)

الفضل میں اشتہار!
دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

بہترین مال ⟵ بارعایت دام
شیخ جنرل سٹور بالمقابل ایوان محمود گولبازار ربوہ

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۱۵/- **نور نظر** اولاد نرینہ کیلئے کورس ۲۵/- **خورشید یونانی دواخانہ** رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۱۵ دسمبر تا ۲۱ دسمبر ۱۹۶۷ء

۱۔ گزشتہ ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ۔

۲۔ مورخہ ۱۵ دسمبر کو حضور نے مسجد مبارک میں تشریف لا کر نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں متعدد قرآنی آیات کی تفسیر بیان کر کے واضح فرمایا کہ قسم قسم کے مصائب و شدائد و ابتلاء و امتحان میں سے گزرے بغیر انسان رضائے الٰہی کی جنتوں میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اسی ضمن میں حضور نے اس امر پر بھی روشنی ڈالی کہ رمضان کا مہینہ ظاہری حالات میں سختی کا مہینہ ہے لیکن اس کے بدلہ میں یہ ہم پر جنت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ حضور نے اس بابرکت مہینے کو اس طور پر گزارنے کی تلقین فرمائی کہ عشق الٰہی اور دعاؤں کے نتیجہ میں ایمان کو ایک نئی زندگی اور نئی مضبوطی حاصل ہوتا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کو جذب کر کے اس کی رضا کی جنتوں میں داخل ہو سکیں۔ حضور کے اس خطبہ کا مکمل متن اسی شمارہ میں ہدیہ ناظرین کیا جا رہا ہے۔

۳۔ رمضان المبارک کے آخری عشرہ اور جلسہ سالانہ کی تیاری کے باعث ۲۰ رمضان المبارک کے بعد حضور ایدہ اللہ صرف اتوار کے دن ملاقات فرمایا کریں گے۔ ملاقات گیارہ بجے قبل دوپہر شروع ہوا کرے گی۔ اس کے مطابق ۲۰ رمضان کے بعد جلسہ سالانہ تک ملاقات کے لئے صرف تین دن ہوں گے یعنی ۲۴ دسمبر و ۳۱ دسمبر ۱۹۶۷ء اور ۷ جنوری ۶۸ء

۴۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مد ظلہا کی طبیعت گزشتہ دو ہفتہ سے داڑھ میں شدید تکلیف کے باعث بہت ناساز ہے۔ پہلے ایک داڑھ کا اپریشن ہوا۔ ابھی یہ زخم پوری طرح ٹھیک نہیں ہوا تھا کہ اب دوسری داڑھ میں بھی شدید درد شروع ہو گیا۔ خیال ہے کہ پہلے کی طرح اس داڑھ کے نیچے بھی پھوڑا بن رہا ہے۔ تکلیف بہت زیادہ ہے۔ جب تک دوا کا اثر رہتا ہے۔ کچھ سکون محسوس ہوتا ہے بعد ازاں پھر درد شروع ہو جاتا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

۵۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مد ظلہا کی طبیعت بالعموم ناساز رہتی ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔ حضرت سیدہ موصوفہ نے جملہ احباب جماعت سے یہ درخواست بھی کی ہے کہ وہ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو اولاد عطا ہونے نیز ان کے سب بھائیوں اور بہنوں کو خدمت دین کی بیش از پیش توفیق نصیب ہونے اور صحت والی دراز عمریں ملنے کے لئے بھی دعا کریں۔

۶۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مد ظلہا کی نواسی (جو مرزا سلیم احمد صاحب کی بیٹی اور محترم مرزا رشید احمد صاحب کی پوتی ہے) کی آنکھ پر شدید چوٹ لگ گئی ہے جس سے آنکھ کو ضعف پہنچنے کا احتمال ہے بچی لاہور میں زیر علاج ہے اور بہت تکلیف میں ہے۔ احباب خاص توجہ اور درد سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو اپنے فضل سے جلد صحت یاب فرمائے اور آنکھ پوری طور پر ٹھیک ہو جائے۔ آمین۔

۷۔ نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام یکم رمضان المبارک سے مسجد مبارک میں پورے قرآن مجید کے درس کا جو سلسلہ جاری ہے اس کے تحت مولانا غلام احمد صاحب آف بدوملہی اور محترم مولانا ابو العطاء صاحب کے بعد مورخہ ۱۸ دسمبر مطابق ۱۵ رمضان کو محترم مولانا محمد صادق صاحب سماٹری نے سورہ یونس سے سورہ مریم تک اپنے حصہ کا درس مکمل کر لیا۔ اب ۱۹ دسمبر مطابق ۱۶ رمضان سے مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب درس دے رہے ہیں آپ نے سورہ طٰہٰ سے درس شروع کیا ہے اور ۲۰ رمضان المبارک تک سورہ السجدہ تک درس دیں گے درس روزانہ نماز ظہر کے بعد سے شروع ہو کر نماز عصر سے قبل تک جاری رہتا ہے۔

۸۔ یکم رمضان سے مسجد مبارک میں نماز تراویح رات کے آخری حصہ میں ادا کی جا رہی تھی ۱۷ رمضان المبارک مطابق ۲۰ دسمبر سے مسجد مبارک میں بھی تراویح کی نماز عشاء کے بعد ادا ہونی شروع ہو گئی ہے۔ مسجد مبارک میں نماز تراویح مکرم حافظ محمد صدیق صاحب پڑھا رہے ہیں۔

۹۔ مکرم سیکرٹری صاحب اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ چاٹگام نے اطلاع دی ہے کہ امسال مسجد احمدیہ چاٹگام میں نماز تراویح کے دوران مکرم حافظ عبد الصمد صاحب قرآن مجید سنا رہے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں قرآن مجید کا دور مکمل کرنے کی توفیق دے۔ اور جماعت کو غیر معمولی برکات سے نوازے۔ آمین۔

۱۰۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دیرینہ خادم مہاشہ فضل حسین صاحب گزشتہ ایک سال سے پاؤں میں موچ آنے کے باعث بیمار اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ نیز بعض عوارض بھی لاحق ہیں جس کی وجہ سے ان کی صحت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ احباب محترم مہاشہ صاحب کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے خصوصیت سے دعا کریں۔

۱۱۔ گیمبیا (مغربی افریقہ) سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہمارے ایک نوجوان دوست یمین جوادا صاحب جو ایک اچھے عہدہ پر فائز تھے اور آئندہ ترقی کے بھی اچھے امکانات تھے۔ دماغی عارضہ میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت یاب فرمائے اور ان کے وجود کو جماعت کے لئے مفید بنائے۔ آمین۔

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ کے حصہ داران کا اجلاس عام

مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۷ء بوقت ۲½ بجے شام دفتر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گول بازار ربوہ میں الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ کا سالانہ اجلاس عام منعقد ہوگا۔ تمام حصہ داران سے شرکت کی درخواست ہے۔

ایجنڈا حسب ذیل ہے

۱۔ سالانہ حسابات نفع و نقصان بیلنس شیٹ بابت سال مختتمہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۷ء

۲۔ انتخاب ڈائریکٹران کمپنی برائے سال آئندہ

۳۔ انتخاب آڈیٹر برائے سال آئندہ

۴۔ کوئی اور تجویز جو ممبر پیش کرنا چاہیں۔

خاکسار ظہور احمد باجوہ
چیئرمین الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴